© rasailojaraid.com

ڈاکٹر مظہر معین
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی
جامعہ پنجاب لاہور

علم الفقہ میں سخاوی کا مقام و خدمات

نویں صدی ہجری میں مصر کے جلیل القدر عالم و مصنف شمس الدین السخاوی (۸۳۱ - ۹۰۲ھ) بنیادی طور پر محدث ہیں اور فقہ سے ان کی دلچسپی ثانوی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ وہ کبھی سرکاری منصب قضاء پر فائز نہیں رہے بقول خود اس کی پیش کش ہوئی تو معذرت کر دی اس لئے انہیں عدالتی لحاظ سے فقہی معاملات کا عملی تجربہ حاصل نہ ہو پایا۔ اگر وہ اپنے استاد و محسن ابن حجر عسقلانی ؒ کی طرح شافعی قاضی کی حیثیت سے منصب قضاء پر فائز رہے ہوتے تو انہیں حدیث و فقہ کی تطبیق بالخصوص فقہ شافعی کے مطابق مقدمات کے فیصلہ کا موقع ملتا اور ان کی قضاء و اجتہاد کی صلاحیتیں مزید اجاگر ہوتیں نیز انہیں اپنے استاد کی طرح اقتدار سے قریب رہ کر وہ تکلیف دہ اور تلخ مشاہدات بھی ہوتے جو ایک زاہد و متقی شخص کے لئے تمام ریاضتوں اور تدریس و عبادات سے زیادہ کٹھن اور صبر آزما ہوا کرتے ہیں اور جن سے امام ابو یوسف ؒ جیسے مشاہیر فقہاء ان سے پہلے گزر چکے تھے تاہم اس کے باوجود جہاں تک علم فقہ کا تعلق ہے السخاوی اس سلسلے میں کسی بھی عظیم فقیہ کے ہم پلہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

تفقہ فی الدین کے سلسلے میں امام سخاوی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ انہوں نے علمائے حدیث اور مذاہب اربعہ کے مقلدین سے مسلسل تعلق رکھا اور ان سے اخذ و استفادہ کیا نیز تدریس و املاء کے ساتھ ساتھ افتاء کے سلسلے میں بھی انہیں خصوصی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقام حاصل رہا اور ان کے فتاوی کو بڑا قبول عام حاصل ہوا ۔ امیر اتابک کی جانب سے انھیں منصب قضاء کی پیشکش ان کی فقہی عظمت کا اعتراف اور چوٹی کے فقہائے مجتھدین میں ان کے شمار کی بین دلیل ہے ۔ اس سلسلے میں خود لکھتے ہیں ۔

"و عرض علیہ الاتابک شفاھا قضاء مصر فاعتذرلہ فسألہ فی تعیین من یرضاہ فقال لا أنسب من السیوطی قاضیک"[1] ۔

ان فتاوی کے علاوہ جو بنیادی طور پر شافعی مسلک کے ایک مجتھد کی حیثیت سے دیتے تھے انھوں نے اپنی تصانیف میں بھی فقہی بصیرت اور مجتھدانہ کمال کا بکثرت ثبوت فراہم کیا ہے ۔ انھوں نے امام ابو حنیفہؒ سے مروی احادیث کو "التحفۃ المنیفۃ فیما وقع لہ من احادیث الامام أبی حنیفۃ" کے نام سے جمع کیا ہے جو بہرحال سلسلہ فقہ و حدیث ہی کی کڑی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ "طبقات المالکیۃ" کے نام سے مالکی علماء کے حالات ترتیب دیئے ہیں :

"و طبقات المالکیۃ فی اربعۃ اسفار تقریباً بعض منہ المجلد الأول فی ترجمۃ الامام و الآخذین عنہ و ترتیب طبقات المالکیۃ لابن فرحون و تجرید ما فی المدارک للقاضی عیاض مما لم یذکرہ ابن فرحون اجابۃ لسائل فیہ و فی الذی قبلہ"۔[2]

امام سخاوی نے شافعی علماء کے طبقات کے سلسلے میں بھی کام کیا جو فقہی و تاریخی ہر دو لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے جرجی زیدان کے بقول اصل کتاب اسنوی (م ۷۷۲ھ) کی ہے اس لحاظ سے سخاوی کا کام متقدم مصنف کے کام پر اضافہ و تنقیح کا ہے اس کتاب کے مخطوطے برٹش میوزیم لائبریری اور کتب خانہ تیموریہ میں ہیں ۔

"طبقات الشافعیۃ للاسنوی المتوفی سنۃ ۷۷۲ - ق المتحف البریطانی و الخزانۃ التیموریۃ"[3]

عربی زبان و ادب کے مشہور استاذ اور محقق پروفیسر عبدالقیوم نے اپنے مقالہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"سخاوی" مطبوعہ "اردو دائرۃ المعارف الاسلامیة" میں مالکی و شافعی علماء کے سلسلے میں سخاوی کے علمی کام کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔

"طبقات پر طبقات المالکیة اور طبقات الشافعیة کے نام سے دو کتابیں تالیف کیں۔"[۴]

علامہ ابن حجر کی کتاب "رفع الاصر عن قضاۃ مصر" کی ذیل بھی ان کی تصانیف کے اسی سلسلے کی کڑی ہے:

"والذیل علی قضاۃ مصر لشیخہ فی مجلد ویسمی الذیل المتناہ"[۵]۔

طبقات الحنفیة کے سلسلے میں اپنے علمی کام کے بارے میں سخاوی لکھتے ہیں۔

"و تقفیص قطعة من طبقات الحنفیة کان وقع الشروع فیہ لسائل"[۶]

دیگر علوم کے ساتھ ساتھ فقہ و اصول فقہ میں اہلِ علم و فضل نے ان کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ابن العماد الحنبلی کے بقول:

"و برع فی الفقہ والعربیة والقراءات والحدیث والتاریخ و شارک فی الفرائض والحساب والتفسیر و أصول الفقہ والمیقات وغیرھا"[۷]

جاراللہ بن فہد فرماتے ہیں:

ھو عارف فقیہ منصف فی تراجمہ"[۸]۔

الزین رضوان، التقی القلقشندی اور العز الحنبلی نے ان کی فقہی عظمت کی شہادت دی ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"امام العصر وحید الدهر مفتی المسلمین ۔"[9]

الامام المحب بن القطان انہیں تفقہ فی الدین میں سرگرم قرار دیتے ہیں :

"جاب البلاد و جال واقتحم المهامه و لم يخف الأوجال وجد في الرحلة آخذاً من تقلباتها بالدين المتين ما شيأ في جنيباتها عند ما سمع قوله (فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين[10]) ۔"[11]

جلیل القدر حنفی فقیہ و محدث علامہ التقی الشمنی نے سخاوی کو مفتی المسلمین قرار دیا ہے :

"الشيخ الامام العلامة الثقة الفهامة الحجة مفتي المسلمين ۔"[12]

علامہ البدری بن المخلطة المالکی قاضی اسکندریہ ان کے حدیث و فقہ میں مقام رفیع کے بارے میں کہتے ہیں :

"هو الامام المنفرد في عصره المجتهد في اقامة الصلواة في مصره فلو سألو رفعت الى الحاكم قصته لقبل منه القول و أوجب له الجائزة ذات الطول و حكم على من نازعه بالتسليم و مناولة الكتاب باليمين و انه ان شافه الناس بحديثه فيوثق به ولا يمين ولو تصفحه الذهبي لنقطه بذهبه أو رآه البيهقي لرفعه مع شعبه ولو سمع به القصري لامر بالوقوف على أبوابه بل بالتوسد بأعتابه هذا و اني وجدت القول ذاسعة غمر أن عبارتي قاصرة والفكرة مني مقصورة فاترة ۔"[13]

عمر رضا کحالہ یوں تعارف کراتے ہیں :

"فقيه ، مقرى ، مؤرخ ، مشارك في الفرائض و الحساب و التفسير و اصول الفقه و الميقات ۔"[14]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرکیس لکھتے ہیں :

" حفظ القرآن وجوده و برع فی الفقه و العربیة و القراءة و غیرها و شارک فی الفرائض و الحساب و المیقات ۔" [15]

نویں صدی ہجری کے مشہور حنفی عالم اور فقیہ علامہ المحیوی الکافیاجی السخاوی کے فقہ و حدیث اور دیگر علوم میں تبحر کا ذکر یوں کرتے ہیں :

" الامام الهمام زین الکرام فخر الانام الصالح الزاهد العارف العالم العلامة النسابة العمدة الرحلة وارث علوم الانبیاء و المرسلین الموصوف بالمعارف القدسیة المشهور بالکمالات السنیة الانسیة الفرد الفرید الوحید المشهود له بانه امام جلیل أحفظ زمانه فی المنقول و المعقول بالاتفاق المقدم علی الکل بالاستحقاق فی جمیع البلدان و الآفاق احسن الله تعالیٰ الیه و نفعنا به و ببرکات علومه و المسلمین آمین آمین الف آمین یا رب العالمین ۔" [16]

العیدروسی سخاوی کے بارے میں لکھتے ہیں :

" و لم یخلفه بعد مثله فی مجموع فنونه ۔" [17]

نجم الدین الغزی ان کے مقام رفیع کا ذکر یوں کرتے ہیں :

" الشیخ الامام العالم العلامة المسند الحافظ المتقن ۔" [18]

علامہ شوکانی نے ان کی عظمت و امامت کا یوں ذکر کیا ہے :

" و بالجملة فهو من الأئمة الاکابر ۔" [19]

فقہی مسائل اور فقہ سے متعلق مختلف موضوعات پر السخاوی کی تصانیف کثیر تعداد میں ہیں ۔ ان کی کتب کے درج ذیل ناموں سے بھی ان کے بحیثیت فقیہ مقام و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خدمات کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے :

۱- الأصل الاصیل فی تحریم النقل من التوراة والانجیل
۲- الکنز المدخر فی فتاوی الشیخ ابن حجر
۳- البستان فی مسئلة الاختتان
۴- انتقاد مدعی الاجتهاد
۵- الکلام علی قص الظفر
۶- عمدة المحتج فی حکم الشطرنج
۷- الایثار بنبذة من حقوق الجار
۸- الأسئلة الدمیاطیة
۹- القول التام فی فضل الرمی بالسهام
۱۰- القول المعهود فیما علی اهل الذمة من العهود
۱۱- قرة العین بالثواب الحاصل للمیت والأبوین
۱۲- الرأی المصیب فی المرور علی الترغیب
۱۳- الاحتفال بالأجوبة عن مائة سؤال
۱۴- الایضاح و التبیین فی مسئلة التلقین
۱۵- السرالمکتوم فی المالین المحمود والمذموم
۱۶- تحریر الجواب عن مسئلة ضرب الدواب
۱۷- موالی النبی صلی الله علیه وسلم
۱۸- الاتعاظ بالجواب عن مسئلة ضرب الدواب
۱۹- الامتنان بالحرس من الافتتان بالفرس
۲۰- استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول صلی الله علیه وسلم وذوی الشرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۱- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ ۔"[۲۰]

ان تمام آراء و اقوال اور اسمائے تصانیف وغیرہ کے حوالہ سے شمس الدین السخاوی نویں صدی ہجری کے عظیم الشان فقیہ قرار پاتے ہیں انہیں قرآن و حدیث کے جملہ علوم سے پوری واقفیت تھی اور قرآن و سنت کی بناء پر استنباط مسائل میں بھی مہارت تامہ کے حامل تھے ۔ فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم انہوں نے اپنے دور کے عظیم فقہاء سے حاصل کی اور مذاہب اربعہ کے فقہائے محدثین سے بکثرت استفادہ کیا ۔ نیز ابن حجر عسقلانی جیسے عظیم الشان محدث، فقیہ اور قاضیؒ شافعی سے انہوں نے ان کے جملہ علوم و فنون بالخصوص حدیث و فقہ حاصل کئے ۔ ایک فقیہ مجتہد کی حیثیت سے انہوں نے تدریس و افتاء اور تصنیف و تالیف کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور ان کی عظمت و شہرت دور دور تک پھیل گئی ۔ ان کے ہمعصر علماء و مشائخ نیز اساتذہ کرام نے ان کی ذات، مجتہدانہ بصیرت اور علمی و فقہی کارناموں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور فی الجملہ ان کے بحیثیت فقیہ مقام و خدمات کے بارے میں الزین رضوان، التقی القلقشندی اور العز الحنبلی جیسے اکابر مشائخ و معاصرین کی رائے حرف آخر کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے ۔

" امام العصر أوحد الدھر مفتی المسلمین ۔"[۲۱]

الحواشی

۱- شمس الدین السخاوی، الضوء اللامع لأھل القرن التاسع، القاھرۃ، مکتبۃ القدسی، ۱۳۵۳ - ۱۳۵۵ھ، ج ۸، ص ۳۲

۲- ایضاً، ص ۱۷ -

۳- جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، بیروت، دار مکتبۃ الحیاۃ، ۱۹۶۷ م، ج ۳، ص ۱۷۹

۴- جامعہ پنجاب لاہور، اردو دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، لاہور، نیو لائٹ پریس و پنجاب یونیورسٹی پریس، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ م، ج ۱۰، ص ۷۶۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۱۷
۶- ایضاً
۷- ابن العماد ، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب ، القاهرة ، مکتبة القدسی ، ۱۳۵۱ھ ، ج ۸ ، ص ۱۵
۸- عبدالقادر العیدروسی ، النور السافر عن اخبار القرن العاشر (ضبط و تصحیح محمد رشید افندی الصفار) بغداد، المکتبة العربیة ، مطبعة الفرات، ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴م ، ص ۲۱
۹- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۱۰
۱۰- القرآن (التوبة : ۱۲۰)
۱۱- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۳
۱۲- ایضاً ، ص ۲۵
۱۳- ایضاً ، ص ۲۷
۱۴- عمر رضا کحالة ، معجم المؤلفین ، بیروت ، مکتبة المثنی ، داراحیاء التراث العربی ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷م ، ج ۱۰ ، ص ۱۵۰
۱۵- یوسف الیان سرکیس ، معجم المطبوعات العربیة و المعربة ، مصر ، مطبعة سرکیس ، ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸م ، عمود ۱۰۱۳
۱۶- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۶
۱۷- العیدروسی ، النور السافر ، ص ۱۶
۱۸- نجم الدین الغزی ، الکواکب السائرة بأعیان المائة العاشرة (ضبط و تحقیق : جبرائیل سلیمان جبور) بیروت محمد امین د مج و شرکاه ، ۱۹۴۵م ، ج ۱ ، ص ۵۳ -
۱۹- الشوکانی ، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، القاہرة ، مطبعة السعادة ، الطبعة الاولی ، ۱۳۴۸ھ ، ج ۲ ، ص ۱۸۵
۲۰- تمام اسماء بحوالہ شمس الدین السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۹۵ - ۱۹ بیعد
۲۱- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۱۰ -

© rasailojaraid.com